© rasailojaraid.com

دوسری صدی کے نصف آخر میں ان امور کی توجیہہ عقلی اساس پر کی جانے لگی۔ اہل علم کی ایک جماعت اسی عہد میں ایسی پیدا ہوئی جس نے عقائد دینیہ کی توجیہہ عقلی روشنی میں کی، ساتھ ہی الٰہیات یونانی کے رد میں خیالات کی تردید بھی کی جو اسلام کے اصول و قوانین کے مطابق اور قرآن و حدیث کے مخالف تھے۔ اصطلاحاً یہ اہل علم متکلمین اسلام کہلاتے۔ اسلامی تصوف جس کا تعلق ظاہر و باطن سے یکساں طور پر تھا اسی دور میں اسے ایک باقاعدہ فن کی شکل دے دی گئی۔ اور تزکیہ نفس یا مجاہدہ کا ہر دو پہلو کے اصول و قواعد مرتب کئے گئے۔ صوفیہ کے مشہور بزرگوں میں اس دور میں حضرت اویس قرنی، حضرت خواجہ حسن بصری، حضرت مالک بن دینار اور حضرت فضیل بن عیاض وغیرہ کے اسمائے گرامی آتے ہیں۔ صوفیہ کے اولین مراکز کوفے اور بصرے میں قائم ہوئے۔ اصطلاحاً طور پر صوفی کے لفظ نے تقریباً آٹھویں صدی عیسوی کے اواخر سے رواج پایا۔ دائرۂ معارف اسلامیہ کے مطابق۔

> "الصوفی کو لقب کے طور پر تاریخ میں پہلے پہل آٹھویں صدی عیسوی کے نصف آخر میں کوفے کے ایک شیعہ کیمیاگر جابر بن حیان کے نام کے ساتھ، جو زہد میں ایک مسلک خاص رکھتا تھا، استعمال کیا گیا، نیز ایک نامور صوفی ابو ہاشم کوفی کے نام کے ساتھ۔ ۔ ۔ ۔
> تقریباً اسی زمانے میں اس کا استعمال نیم شیعی مسلمانوں کی ایک جماعت صوفیہ کے لئے ہوا تھا، جو کوفے میں پیدا ہوئی، اور جس کا آخری امام عبدک الصوفی تھا۔ ۔ ۔ اور دو صدی بعد صوفیہ کی اصطلاح جملہ مسلمان متصوفین کے لئے اسی طرح استعمال ہونے لگی۔ جس طرح آج کل ہم صوفی اور تصوف کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔[۱۳]

© rasailojaraid.com